بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۲۱ رمضان ۱۳۹۱ھ | ۱۱ نبوت ۱۳۵۰ہش | ۱۱ نومبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ آدمی بڑا ہی بدقسمت ہے جس نے رمضان پایا مگر اُسکے گناہ بخشے نہ گئے

وہ شخص بھی بڑا بدقسمت ہے جس نے اپنے ماں باپ کو پایا مگر انکی خدمت کر کے وہ اپنے گناہ خدا سے بخشوا نہ سکا

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اُس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ اور دُوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے مگر اُسکے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچّہ ہوتا ہے تو اُس کے تمام ہمّ و غم والدین اُٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دُنیوی امور میں پڑتا ہے۔ تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدّم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچّے کے واسطے بہت دُکھ اُٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدّی بیماری بچّہ کو ہو، چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اُس کو چھوڑ نہیں سکتی۔
ہماری لڑکی کو ایک دفعہ ہیضہ ہو گیا تھا۔ ہمارے گھر سے اُسکی تمام قَے وغیرہ اپنے ہاتھ پر لیتی تھیں۔ ماں بہت تکالیف میں بچّے کے شریک ہوتی ہے۔ یہ طبعی محبّت ہے جس کے ساتھ کوئی دُوسری محبّت مقابلہ نہیں کر سکتی۔"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۲)

ایک شخص کا سوال پیش ہُوا کہ مَیں مکان کے اندر بیٹھا ہُوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور مَیں نے کچھ کھا کر روزے کی نیّت کی مگر بعد میں ایک دُوسرے شخص سے معلوم ہُوا کہ اسوقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی اب مَیں کیا کروں؟ حضرتؑ نے فرمایا کہ "ایسی حالت میں اُس کا روزہ ہو گیا، دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اُس نے احتیاط کی اور نیّت میں فرق نہیں"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۸۳)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۰ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۹ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ
احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ (اہلیہ محترم محمد یحییٰ خان صاحب شملوی مرحوم) لمبے عرصہ سے اسلام آباد میں شدید طور پر بیمار ہیں۔ حالت دن بدن تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔
احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والدہ صاحبہ محترمہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(افتخار احمد خاں سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ ہری پور ہزارہ)

خاکسار کے چچا جان چوہدری عبدالمومن خانصاحب کاٹھ گڑھی دو ماہ سے بیمار ہیں اب بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ جگر کا اپریشن ہو چکا ہے جو کامیاب رہا۔ مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔
احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(عبدالسمیع خاں ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی دوسری قسط کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نبوت (نومبر ۱۹۷۱ء) ہے۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا ساٹھ فیصد ضرور ادا ہو جانا چاہیئے۔
امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ اپنے اپنے ہاں وصولی رقوم کے لئے ایسا مؤثر انتظام فرمائیں کہ کوئی بقایا دار نہ رہ جائے۔ جزاکم اللہ خیراً۔
(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ نبوت ۱۳۵۰ ھش

اللہ تعالیٰ کی ایک قدیم سُنّت اور ہمارا فرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنّت ہے کہ جب بھی وہ اپنا کوئی مامور دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو ابتداءً غریب و نادار اور بے زر اور بے زور لوگ ہی اس پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ تعداد میں تھوڑے ہوتے ہیں اور انہیں انتہائی کمزور اور بے حیثیت سمجھ کر دنیا والے خاطر میں نہیں لاتے۔ لیکن خدا تعالیٰ انہی غریب اور کمزور لوگوں کو اپنا آلۂ کار بنا کر ان کے ذریعہ دنیا میں انقلاب لایا کرتا ہے اور اس طرح اپنی قدرت نمائی کا ثبوت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اُن قلیل التعداد غریب اور بے حیثیت لوگوں کے سپرد دُنیا کی کایا پلٹنے کا انتہائی اہم اور عظیم الشان کام کرتا ہے اور پھر ان کی مدد فرما کر انہی کے ذریعہ یہ کام کر دکھاتا ہے۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کے مظالم سے بنی اسرائیل کو نجات دلانے کی غرض سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو اُس وقت بنی اسرائیل انتہائی کمزور تھے اور بظاہر اُن کے غالب آنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کے غالب آنے کی نہ صرف بشارت دی بلکہ فی الحقیقت ایسا کر بھی دکھایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:۔

"ہم نے ارادہ کر رکھا تھا کہ جن لوگوں کو فرعون نے ملک میں کمزور سمجھ رکھا تھا ان پر احسان کریں اور ان کو سردار بنا دیں اور ان کو تمام نعمتوں کا وارث کر دیں اور ان کو ملک میں تمکنت بخشیں۔" (القصص آیت ۶، ۷)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ پر ایمان لانیوالے قلیل التعداد غریب اور کمزور صحابہؓ کو انتہائی نامساعد حالات کے باوجود غلبہ عطا فرمایا تو انہیں یاد دلایا کہ:۔

"یاد کرو جب تم تھوڑے تھے تو خدا نے تمہیں زیادہ کر دیا تھا۔" (الاعراف آیت ۸۷)

اور پھر مستقبل قریب میں کامل غلبہ ملنے کی بشارت دیتے ہوئے مزید فرمایا کہ:۔

"اگر کوئی گروہ ایسا ہے جو ایمان نہیں لایا تو صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ مومنوں اور کافروں میں فیصلہ کر دے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔" (الاعراف آیت ۸۸)

الغرض اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ ابتداءً خدائی آواز پر کان دھرنے اور ایمان لانیوالے قلیل التعداد غریب اور کمزور لوگوں کے سپرد انتہائی اہم اور عظیم الشان کام کرتا ہے اور پھر ان کی قلتِ تعداد اور غربت اور کمزوری کے باوجود انہی کے ذریعہ دنیا میں انقلاب برپا کر دکھاتا ہے۔ وہ خود اپنے ان قلیل التعداد غریب اور کمزور بندوں کی پُشت پر ہوتا ہے اس لئے وہ ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں اور دنیا اُن کی محیر العقول کامیابیوں کو دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہتی۔

آج ہم بھی جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک عظیم الشان مامور یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے تعداد کے لحاظ سے تھوڑے، غریب، بے زر اور بے زور ہیں اور دنیا میں بے حیثیت سمجھے جاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے ہماری قلت تعداد، غربت اور کمزوری کے باوجود ساری دنیا کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانے اور اِس طرح اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا انتہائی اہم اور عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں تمہاری پُشت پر ہوں تم اپنی کمزوری اور ناطاقتی کو نہ دیکھو بلکہ میری قدرت اور طاقت اور غلبہ اور مدد پر نظر رکھو، اور جو کچھ تمہارے بس میں ہے کر گزرو، مَیں تمہیں کامیاب کر دکھاؤں گا، اور جو عظیم الشان کام مَیں نے تمہارے سپرد کیا ہے اُسے میں خود انجام دوں گا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارا کام عظیم الشان حیثیت رکھتا ہے اور دُنیا کے تمام کاموں سے بڑا ہے۔ چونکہ ہم دُنیا میں حقیر سمجھے جاتے ہیں اس لئے ہمارا بڑا کام دُنیا کی نظر میں معمولی ہے۔ اور دُنیا کے معمولی کام اہم ۔۔۔۔ ہمارا کام یعنی تبلیغِ اسلام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے، امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے، فرانس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے، جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے، روس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے، چین کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ غرض ساری دنیا کا کام ہمارے ذمہ ہے۔ ۔۔۔۔۔ اِس کام کے لئے جو اتنا اہم ہے ہمیں بہت بڑی طاقت کی ضرورت ہے۔ اور اگر اِس کے لئے پُوری طاقت صرف نہ کی جائے تو ممکن ہے کہ پہلی محنت بھی ضائع ہو جائے۔ اگر محنت کی رفتار یہ ہو گی جو ایک بہتے ہوئے پرنالہ کے سامنے ایک تولہ مٹی کی ہوتی ہے تو خواہ کئی آدمی کام پر لگ جائیں وہ پرنالہ کو بند نہ کر سکیں گے اور ان کی محنت اکارت جائے گی پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس کا ہر ایک فرد پوری طاقت اور توجہ سے اس کام میں لگ جائے۔ ۔۔۔ اس وقت دُنیا میں آگ لگی ہوئی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آگ کو بجھائیں۔ اگرچہ ہماری جماعت تھوڑی ہے اور اگر وہ ساری بھی لگ جائے تو کام کے مقابلہ میں اس کی کوشش تھوڑی ہی ہو گی۔ مگر جس کا یہ کام ہے اُس کا وعدہ ہے کہ جب ہم اپنی تمام طاقت لگا دیں گے تو وہ مدد کرے گا اور خود اِس کام کو درست کر دے گا۔ اس کا وعدہ ہے کہ جب تم اپنی طرف سے پُوری سعی کرو گے تو باقی سُوراخ جو بند نہ کر سکو گے انہیں وہ خود بند کر دے گا۔ اگر خود کام میں سستی کرو گے تو اس کی طرف سے مدد نہیں آ سکتی۔ لیکن جب تم اپنی طاقت خرچ کرو گے تو خدا کی غیرت جوش میں آئے گی کہ میرے بندے کمزور ہو کر اِس کام میں لگے ہیں تو میں طاقتور ہو کر کیوں نہ ان کے کام کو انجام دوں۔ اور جب اُس کی مدد آجاتی ہے تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں اور کمزور طاقتور ہو جاتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ ر ستمبر ۱۹۲۲ء)

الغرض اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق اِس آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا کام ہم کمزوروں اور ناطاقتوں کے سپرد کیا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنی پُوری طاقت اس کام کو انجام دینے میں خرچ کر دے۔ جب ہم ایسا کر دکھائیں گے، تو وہ اِس کام کو خود انجام دیدے گا۔

احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی قدیم سُنّت اور اس کے تعلق میں ان کا نہایت ہی اہم فرض یاد دلانے کے بعد ہم اپنی ان معروضات کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اِس دعا پر ختم کرتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو طاقت دے، غافلوں کو ہوشیار کرے اور ہمارے دِلوں کو اپنی راہ میں کھول دے کہ ہم اُسکی راہ میں سب کچھ خرچ کرتے ہوئے تنگی اور انقباض محسوس نہ کریں تاکہ ہم اُس کے فضلوں کے وارث ہوں۔" (ایضاً)

آمِیْن بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن

قرابت والوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ملاپ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں قرابت والوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنے اور ان کے ساتھ میل ملاپ رکھنے پر خاص زور دیا ہے۔ آنحضورؐ نے تو یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ اگر قرابت والے تم سے بے رخی سے پیش آئیں تو بھی تم اپنی طرف سے میل ملاپ ترک نہ کرو۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:۔

"ایک دن ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں۔ مَیں اُن سے ملاپ کرتا ہوں وہ مجھ سے قطع کرتے ہیں۔ میں اُن سے نیکی کرتا ہوں وہ مجھ سے بُرائی کرتے ہیں۔ مَیں اُن سے درگزر کرتا ہوں وُہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر درحقیقت ایسا ہی ہے تو گویا تو اُن کے مُنہ پر گرم راکھ ڈالتا ہے اور خدا کی طرف سے تیرے ساتھ اُن کے مقابلہ میں ایک مددگار (فرشتہ) رہے گا جب تک تیرا یہ رویہ رہا۔" (مسلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منافق کون ہوتا ہے؟

مکرم انعام الحق صاحب کوثر ربوہ

قرآن کریم نے ابتداء میں تین گروہوں کا ذکر کیا ہے اول مومنین کا گروہ دوم وہ جنہوں نے حق کا انکار کیا اور سوم وہ جو منافقین کہلاتے اور ہر الٰہی جماعت جو منظم ہو اس میں اس تیسرے قسم کے گروہ کا پایا جانا ایک لازمی امر ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :۔

"منظم جماعتوں میں منافقوں کا گروہ ضروری ہوتا ہے کیونکہ جب تنظیم نہ ہو تو منافقت کرنے کی ضرورت کم ہی ہوتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد اول ص۱۷۶)

منافق کی وجہ تسمیہ

لسان العرب میں تحریر ہے۔

"سُمّی المنافق منافقاً بالنفق وھو السرب فی الارض و قیل انما سمی منافقاً لانہ نافق کالیربوع وھو دخولہ نافقاءہ .... ھکذا یفعل المنافق یدخل فی الاسلام ثم یخرج منہ من غیر الوجہ الذی دخل فیہ الجوھری و النافقاء احدی جحرة الیربوع یکتمھا ویظھر غیرھا۔

المصباح المنیر میں لکھا ہے :۔

"نافق الرجل اذا اظھر الاسلام لاھلہ واضمر غیر الاسلام و اتاہ مع اھلہ فقد خرج منہ بذلک و محل النفاق القلب

(جزء ثانی)

نہایۃ میں مندرج ہے۔

"ھو الذی یستر کفرہ و یظھر ایمانہ۔

(جزء رابع)

منجد شاہد ہے کہ

"المنافق من ستر الکفر بقلبہ و اظھر الایمان بلسانہ"

گویا منافق کو منافق اس لئے کہتے ہیں کہ ظاہر کچھ اور باطن میں کچھ ہوتا ہے۔ یعنی زبان پہ تو ایمان کا دعویٰ ہوتا ہے مگر دل میں کفر چھپاتے ہوئے ہوتا ہے چنانچہ تاج العروس میں منافق نام دینے کی تین وجوہات بیان کی گئی ہیں

"نقل الصاغانی عن ابن الانباری فی الاعتلال تسمیۃ المنافق منافقاً ثلاثۃ اقوال احدھا انہ سمی بہ لانہ یستر کفرہ و یغیبہ فشبہ بالذی یدخل النفق وھو السرب یستتر فیہ و الثانی انہ نافق کالیربوع فشبہ بہ لانہ یخرج من الایمان من غیر الوجہ الذی دخل فیہ و الثالث انہ سمی بہ لاظھارہ غیر ما یضمر تشبیھاً بالیربوع فکذلک المنافق ظاھرہ ایمان و باطنہ کفر۔

اول یہ کہ اپنے کو چھپاتا ہے۔ دوم یہ کہ بغیر کسی وجہ کے ایمان کو خیر باد کہہ دیتا ہے سوم اسلئے کہ اس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"یاد رکھو جس شخص نے خدا تعالیٰ کے ساتھ کچھ حصہ شیطان کا ڈالا وہ منافق ہے"

(ملفوظات جلد پنجم ص۳۵۵)

نیز فرمایا:۔

"یاد رکھو منافق وہی نہیں ہے جو ایفائے عہد نہیں کرتا یا زبان سے اخلاص ظاہر کرتا ہے مگر دل میں اس کے کفر ہے بلکہ وہ بھی منافق ہے جس کی فطرت میں دو رنگی ہے اگرچہ وہ اس کے اختیار میں نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد ششم ص۱۴۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"میں نے بارہا تمہیں بتایا کہ منافق امانت میں خیانت کرتے وعدہ پورا نہیں کرتے جھوٹ بولتے ہیں اور لڑتے ہیں تو گند بکتے ہیں پھر منافق وہ ہے جس کا ظاہر و باطن یکساں نہ ہو" منافق کا دل کمزور ہوتا ہے اس میں نہ قوت فیصلہ نہ تاب مقابلہ، منافق اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور دکھلاوے کی نماز پڑھتے ہیں (درس القرآن سورۃ نساء رکوع ۲۰) نیز لفظ "منافق"

حضرت امام بیضاوی صاحب آیت "ومن الناس من یقول آمنا باللہ" کی تفسیر کرتے ہوئے منافق کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

ھم الذین آمنوا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم تکمیلاً للتقسیم وھم اخبث الکفرۃ و ابغضھم الی اللہ لانھم موھوا الکفر و خلطوا بہ خداعاً و استھزاءً

منافق وہ لوگ ہیں جو منہ سے تو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ان کے دل ایمان کی چاشنی سے تشنہ لب ہوتے ہیں ایسے لوگ کفار سے زیادہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے موجب ہوتے ہیں کیونکہ یہ کفر کو چھپاتے ہیں مومنوں کو دھوکہ دیتے ہوئے اور ان سے استہزاء کرتے ہوئے۔

اس قسم کے افراد کا ایمان یا تو بسبب خوف یا پھر لالچ ہوتا ہے یا بعض اوقات دشمنی اور حسد کی بناء پر ظاہراً ایمان لے آتے ہیں تا جماعت مومنین میں شر و فساد پھیلا سکیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ منافق کو منافق کہتے ہی اس لئے ہیں کہ اس کی تمام تر کوششیں دین کو برباد اور اس میں فساد پیدا کرنے میں خرچ ہوتی ہیں۔

منافقین کی اقسام

منافقین کا وجود کسی قوم میں دو طور یا دو صورتوں میں ہو سکتا ہے یا ہوتا ہے۔ اول اعتقادی منافق جس کا ظاہر اسکے باطن کے خلاف ہوتا ہے جیسے عبداللہ بن ابی۔

اس قسم کے منافقین کے بارہ میں امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

وکان غرضھم فی ذالک ان یدفعوا عن انفسھم ما یطرق بہ من سواھم من الکفرۃ و ان یفعل بھم ما یفعل بالمومنین من الاکرام والاعطاء و ان یختلطوا بالمسلمین فیطلعوا علی اسرارھم و یذیعوھا الی منابذھم الی غیر ذلک من الاغراض والمقاصد۔

ان کا ایسا کرنے کا مقصد اپنی جانوں سے اس وبال کو دور کرنا ہوتا ہے جس کا شکار دوسرے کفار ہو رہے ہوتے ہیں اور ان انعامات کا وارث ہونا ہوتا ہے ۔۔۔ جو مسلمان پا رہے ہوتے ہیں نیز یہ کہ تا وہ مسلمانوں سے گھل مل کر ان کے اسرار پر آگاہ ہو کر اپنے مراکز تک ان کو پہنچائیں دوم عملی منافق عقیدۃً ان میں اختلاف نہیں ہوتا بلکہ عمل میں کمزور اور قربانیوں میں ڈھیلے ہوتے ہیں چنانچہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

"منافق دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو صرف ظاہر میں مومنوں سے ملے ہوتے ہیں لیکن دل میں منکر ہوتے ہیں اور ان کی ظاہری شمولیت محض دنیوی فوائد یا قومی جتھا بندی کی وجہ سے ہوتی ہے اور ایک وہ منافق جو عقلی دلائل سے تو ایمان کے اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں لیکن ان کے اندر ایسی مضبوطی نہیں ہوتی کہ اس کے لئے پوری طرح قربانیاں کر سکیں۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص۱۶۶)

اس قسم کے نفاق کا ذکر قرآن کریم نے ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔

اَوْ کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِیْہِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَھُمْ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللّٰہُ مُحِیْطٌ بِالْکٰفِرِیْنَ۔

(البقرہ ۲۰)

اس آیت میں دوسری قسم کے منافقین کا ذکر ہے جو کمزوری ایمان کی وجہ سے قربانیوں کے مطالبہ یا دشمن کے حملہ سے گھبرا جاتے ہیں اور . . . .

اللہ کی سزا کی نسبت بندوں کی سزا سے زیادہ خائف ہوتے ہیں۔ اسلئے کفار سے بھی مخفی تعلق رکھتے ہیں پھر ادھر کی خبریں ادھر پہنچاتے ہیں اور دل میں سمجھ لیتے ہیں کہ اسلام سچا ہے۔ ہماری اس کمزوری سے اسکو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پشاور میں جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کے جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب انعقاد

باجماعت نماز تہجد اور ذکر الٰہی کا خصوصی اہتمام ۔ درس قرآن مجید اور ذکر حبیب کی پرکیف مجلس

سربرآوردہ علماء کرام کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد کثیر التعداد معززین شہر کی شرکت

(۲)

نماز تہجد اور اجلاس سوم

۲۵ اور ۲۶ ستمبر کی درمیانی شب ۴ بجے صبح مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں نماز تہجد ادا کی گئی جو مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ پشاور نے پڑھائی۔ نماز تہجد میں بھی صوبہ کے مختلف مقامات سے آئے ہوئے احباب نے کثیر تعداد میں شریک ہو کر دنیا میں غلبہ اسلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت، دنیا میں دین کی سربلندی کے لئے آپ کے مقاصد عالیہ اور غلبہ اسلام سے متعلق آپ کے جاری فرمودہ منصوبوں کی کامیابی نیز پاکستان کی سالمیت و حفاظت اور استحکام نیز اس کی ترقی و خوشحالی کے لئے درد والحاح سے دعائیں کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ۴/۱ ۴ بجے نماز تہجد ختم ہونے کے بعد ۵ بجے تک احباب جماعت اپنے اپنے طور پر ذکر الٰہی میں مصروف رہے ۵ بجے نماز فجر ادا کی گئی جو مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے پڑھائی۔

سوا پانچ بجے جلسہ سالانہ کے اجلاس سوم کا انعقاد محترم مولوی آدم خان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مردان کی صدارت میں عمل میں آیا۔ آغاز کار محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد نے قرآن مجید کا درس دیا۔ بعدہٗ محترم مولانا حمید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ مقیم مردان نے ذکر حبیب علیہ السلام کے موضوع پر نہایت ایمان افروز تقریر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک کے ایمان افروز واقعات بیان کر کے حضور علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر نہایت ایمان افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر کے بعد اجلاس سوم سوا چھ بجے کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس چہارم

سالانہ جلسہ کا اجلاس چہارم ۲۶ ستمبر بروز اتوار صبح ۸ بجے مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں محترم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع پشاور و نائب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم منیری فقیر محمد صاحب نے کی نظم مکرم منور احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہٗ محترم مولوی محمد عرفان صاحب پراونشل امیر صوبہ سرحد نے ”عہدیداران کی ذمہ داریاں“ کے موضوع پر ایک نہایت ٹھوس اور پرمغز تقریر فرمائی (آپ کی تقریر کا مکمل متن الفضل کی ۱۳، ۱۴ راکتوبر کی اشاعتوں میں ہدیہ قارئین کیا جا چکا ہے) آپ کی تقریر کے بعد انسداد رسوم و بدعات کے موضوع پر محترم مولوی آدم خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع مردان نے پشتو زبان میں تقریر کی جو تقریباً نصف گھنٹہ جاری رہی۔ آخر میں سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے احباب کے پیش کردہ علمی سوالات کے دلچسپ انداز میں ٹھوس اور مدلل جواب دیئے جو حاضرین کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے۔ سوال و جواب کے پروگرام کے بعد اجلاس چہارم کی کارروائی ۱۰ بجے صبح اختتام پذیر ہوئی۔

اجلاس پنجم

اجلاس چہارم کے معاً بعد بلکہ اسی کے تسلسل میں سالانہ جلسہ کے پانچویں اور آخری اجلاس کا انعقاد محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ محترم مولوی صاحب موصوف کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد پہلے محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پُر معارف نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ محترم عباد اللہ صاحب گیانی نے احمدیت اور سکھ مذہب کے موضوع پر ایک نہایت ایمان افروز تقریر کی جس میں آپ نے جملہ مذاہب عالم پر اسلام کی فضیلت ثابت کرنے کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت رفیع الشان کارنامہ پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ بعد ازاں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور خود حضرت باوا نانک کے اقوال سے ثابت کیا کہ حضرت باوا نانک مسلمان تھے۔ آخر میں آپ نے ایک سکھ ودوان کی کتاب میں سے ایک حوالہ پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ انہیں زندگی میں دو بار خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی نیز انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک اور لباس بیان کرنے کے بعد اس امر کا بطور خاص ذکر کیا ہے کہ حضور کی شبیہ مبارک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جانشین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی شکل و شباہت سے بہت ملتی تھی۔

بعد ازاں محترم مولوی چراغ دین صاحب مربی سلسلہ و امیر جماعت احمدیہ ایبٹ آباد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ پر نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے بہت سے ایمان افروز واقعات بیان کر کے حضور علیہ السلام کے اخلاق فاضلہ میں سے علی الخصوص عفو کے بے مثال خلق پر نہایت ایمان افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ظہور امام مہدی کے موضوع پر نہایت مبسوط تقریر فرمائی اور نہایت ٹھوس اور وزنی دلائل کی رو سے ثابت کیا کہ ظہور امام مہدی کی جملہ علامات بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود باوجود میں پوری ہوئیں اور ان علامات کی رو سے آپ ہی امام مہدی ہیں۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ”تربیت اولاد“ کے موضوع پر نہایت ٹھوس مدلل اور مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں تربیت اولاد کے بنیادی اصول واضح کرنے کے بعد اس امر پر خاص زور دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوّتِ روحانی کا ثبوت دینے اور دیتے چلے جانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی اولادوں کو نسلاً بعد نسلٍ اس رنگ میں تربیت دیتے چلے جائیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی اولاد کہلانے اور عند اللہ شمار کئے جانے کی اہل ثابت ہوں۔ نیز آپ نے دنیا میں غلبہ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے بھی احمدیت کی نئی نسلوں کی صحیح خطوط پر تربیت کرنے اور کرتے چلے جانے کی اہمیت پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔

آخر میں صدر اجلاس محترم مولوی محمد عرفان صاحب نے حاضرین سے بہت پُر اثر انداز میں خطاب کرتے ہوئے صوبہ سرحد میں پہلے سالانہ جلسے کے انعقاد کی توفیق عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جملہ حاضرین کے علاوہ علی الخصوص مرکز سلسلہ سے تشریف لانے والے علماء کرام کا شکریہ ادا فرمایا اور صوبہ سرحد کے مختلف مقامات سے تشریف لائے ہوئے احباب کو علماء کرام کی تقاریر سے صحیح رنگ میں استفادہ کرتے ہوئے بیان کردہ نصائح پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔

اس پُر اثر خطاب کے بعد امیر صوبائی محترم مولوی محمد عرفان صاحب نے ایک بہت پرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں شرکت کرنے والے جملہ احباب شریک ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کا پہلا جلسہ سالانہ دو روز جاری رہنے کے بعد ۲۶ ستمبر کو پونے ایک بجے کے قریب نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

علماء کرام کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

جلسہ سالانہ کے آخری روز یعنی ۲۶ ستمبر ۱۹۷۱ء کو بوقت سہ پہر مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کی زیر سرکردگی جماعت احمدیہ پشاور کی طرف سے مرکز سلسلہ سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کے اعزاز میں ”پارک ہوٹل“ کے وسیع و عریض ہال میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ پشاور شہر کے نامور وکلاء، مقامی کالجوں کے پروفیسر صاحبان، اساتذہ کرام، دیگر اہل علم اور دانشور، ڈاکٹرز، تاجر، بنک مینیجرز، شعراء اور ادیب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ مقیم پشاور نے کی۔ بعدہٗ اس تقریب کے منتظم سکواڈرن لیڈر (ریٹائرڈ) سید محمد حسن صاحب نے علماء کرام کا تعارف کرایا اور ان سے حاضرین سے خطاب فرمانے کی درخواست کی۔ چنانچہ پہلے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نہایت اختصار کے ساتھ جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کو عام کر کے اور غیر اقوام تک پہنچا کر اسلام کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی جائے اور اقوام عالم کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر اسے دنیا میں غالب کیا جائے۔ آپ کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اپنے مختصر خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عامہ پر روشنی ڈال کر بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جملہ بنی نوع انسان کی طرف

(باقی صفحہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۴

قیامت تک کے واسطے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ امت مسلمہ کا یہ فرض ہے کہ وہ روئے زمین کے تمام انسانوں تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو پہنچائے اور جملہ اقوام وملل کو آنحضورؐ کی غلامی میں داخل کرے۔ جماعت احمدیہ یہی مشن لے کر اٹھی ہے اور دنیا کے کناروں تک اسلام کے پیغام کو پہنچا کر مختلف قوموں کو حلقہ بگوش اسلام بنانے کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہے تا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری نوع انسان کا نجات دہندہ تسلیم کیا جانے لگے۔

ان ہر دو علماء کی نہایت مختصر لیکن جامع تقاریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ معزز حاضرین نے متعدد علمی سوالات کر کے علماء کرام کے تبحر علمی سے استفادہ کیا بعد ازاں چائے نوشی کے دوران بھی انہوں نے علماء کرام سے انفرادی طور پر ملاقات کر کے ان سے تبادلہ خیالات فرمایا۔ باہم میل ملاقات اور تبادلہ خیالات کا یہ سلسلہ بہت خوشگوار ماحول میں قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

(باقی)

ضرورت ہے

ربوہ کے قریب زمین پر کام کرنے کے لئے چند بیلداروں کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ ایسے بیلداروں کو ترجیح دی جائے گی جو اپنے بال بچوں کے ساتھ رہنا چاہیں۔ رہائش کے لئے کوارٹر مفت دیئے جائیں گے۔ درخواستیں اپنے حلقہ کے امیر یا صدر کی سفارش سے آنی ضروری ہیں۔

"الحمد" معرفت مینیجر الفضل ربوہ ضلع جھنگ

ربوہ کا مشہور عالم

نور کاجل تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ مردوں اور عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت: سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۲۸

مشتہرین کو خط لکھتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں (مینیجر)

ہمارے زمیندار و مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل خریف کی برداشت عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور اپنی اس عزیز کمائی سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمیندار اور مزارع حضرات کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"۱۔ زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے ۲ آنے فی ایکڑ کے حساب سے (تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں) دیا کریں گے۔

۲۔ "مزارع حضرات جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسے فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

ماہ صیام کے مبارک دنوں میں احباب جماعت اس عاجز کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اعلیٰ تعلیم کے حصول میں کامیاب کرے نیز پردیس میں میری ہر مشکل کو اپنے فضل سے آسان فرمائے۔ (محمد زکریا۔ بی اے ایل۔ ایل بی۔ زیورک۔ سوئٹزرلینڈ)

۲۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا نصیر احمد صاحب آف پشاور ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جانے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل شفا یابی عطا کرے۔ آمین۔ (مرزا منیر احمد ایس ڈی او۔ مردان)

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے ایام بہت قریب آ گئے ہیں اور مرکز میں مہمانان کرام کی سہولت اور آرام کے لئے انتظامات کا آغاز ہو چکا ہے ایک اہم انتظام مہمانوں کے لئے طبی سہولتوں کا فراہم کرنا ہے۔ ربوہ میں مقیم ڈاکٹرز کی تعداد اتنی تھوڑی ہے کہ وہ ایک لاکھ کے قریب مہمانوں کی طبی خدمت کا فریضہ کما حقہٗ ادا نہیں کر سکتے اس لئے اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ بیرونی جماعتوں سے جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے ڈاکٹرز اپنی خدمات اس غرض کے لئے پیش کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کوشش کی جائے گی کہ ڈاکٹرز کی ڈیوٹیاں ایسے رنگ میں لگائی جائیں کہ جلسہ سننے میں ان کے لئے دقت نہ ہو۔

میں امید کرتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ احمدی ڈاکٹرز اپنی خدمات اس غرض کے لئے پیش کریں گے اگر دو ہفتے کے اندر ایسے ڈاکٹرز اپنے ناموں اور پتوں سے خاکسار کو مطلع فرمائیں تو ممنون ہوں گا۔

(افسر جلسہ سالانہ)

صرف ۷ سات سال میں

اور یہ حقیقت ہے۔ ایک روپیہ تو اصل ہے اور دوسرا روپیہ منافع کا، جو آپ ۱۴ فیصد سے زیادہ سالانہ منافع کی شرح سے کماتے ہیں۔ اس طرح منافع مع بونس ڈیپازٹ اسکیم میں لگائی ہوئی رقم صرف سات سال میں دگنی ہو جاتی ہے۔

* آپ دس ہزار تک کی رقم یکمشت یا قسطوں میں جمع کرا سکتے ہیں۔
* اپنی رقم یا اس کا ایک حصہ جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔
* آپ کی مرضی ہے کہ آپ ۶ فیصد سالانہ منافع اور بونس لیں یا منافع کے بدلے بھی بونس ہی لیں۔ دونوں صورتوں میں ہر سو روپے کے لئے بونس اور منافع کی شرح حسب ذیل ہو گی۔

پانچ سال سے پہلے	۶ فیصد سالانہ منافع
پانچ سال بعد	۶۰ روپے بونس یا ۲۱ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
چھ سال بعد	۷۸ روپے بونس یا ۲۶ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع
سات سال بعد	۱۰۰ روپے بونس یا ۳۲ روپے بونس اور ۶ فیصد منافع

منافع مع بونس ڈیپازٹ اسکیم

میں روپیہ لگائیے

قریبی ڈاک خانے یا اپنے ضلع کے نیشنل سیونگ آفس میں تشریف لائیے!

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

NATIONAL 556-G

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنا منع ہے مگر بلوغت کے قریب کچھ روزے انہیں ضرور رکھوانے چاہئیں

جہاں شریعت روکتی ہے وہاں رک جاؤ۔ جہاں حکم دیتی ہے وہاں ضرور عمل کرنے کی کوشش کرو

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"یہ امر یاد رکھنا چاہئیے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہئیے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بیوقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے۔ کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے اُس وقت ان کو روزہ کی ضرور مشق کرانی چاہئیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت اور سنت کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ مشق کرانی چاہئیے۔ اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں۔ یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت کی عمر ہے مجھے پہلے سال صرف ایک روزہ رکھنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجازت دی تھی۔ اس عمر میں تو صرف شوق ہوتا ہے اس شوق کی وجہ سے بچے روزہ رکھنا چاہتے ہیں مگر یہ ماں باپ کا کام ہے کہ انہیں روکیں پھر ایک عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس میں چاہئیے کہ بچوں کو جرأت دلائیں کہ وہ کچھ روزے ضرور رکھیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے رہیں کہ وہ زیادہ نہ رکھیں۔ اور دیکھنے والوں کو بھی اس پر اعتراض نہ کرنا چاہئیے کہ یہ سارے روزے کیوں نہیں رکھتا کیونکہ اگر بچہ اس عمر میں سارے روزے رکھے گا تو آئندہ نہیں رکھ سکے گا۔ اسی طرح بعض بچے خلقی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنے بچوں کو میرے پاس ملاقات کے لئے لاتے ہیں تو بتاتے ہیں کہ اس کی عمر پندرہ سال ہے حالانکہ وہ دیکھنے میں سات آٹھ سال کے معلوم ہوتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ایسے بچے روزہ کے لئے شاید اکیس سال کی عمر میں بالغ ہوں اس کے مقابلہ میں ایک مضبوط بچہ غالباً پندرہ سال کی عمر میں ہی اٹھارہ سال کے برابر ہو سکتا ہے لیکن اگر وہ میرے اِن الفاظ ہی کو پکڑ کر بیٹھ جائے کہ روزہ کی بلوغت کی عمر اٹھارہ سال ہے تو نہ وہ مجھ پر ظلم کرے گا اور نہ خدا تعالیٰ پر بلکہ اپنی جان پر آپ ظلم کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی چھوٹی عمر کا بچہ پورے روزے نہ رکھے اور لوگ اُس پر طعن کریں تو وہ اپنی جان پر ظلم کریں گے۔

بہر حال ان باتوں میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں شریعت روکتی ہے وہاں رُک جانا چاہئیے اور جہاں حکم دیتی ہے وہاں عمل کرنا چاہئیے۔ مگر مسلمان اس وقت اعتدال کو ترک کر بیٹھے ہیں۔ اُن میں یا تو وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہی نہیں اور یا وہ لوگ ہیں جو روزہ کے ایسے پابند ہیں کہ بیماری اور سفر میں بھی اسے ضروری سمجھتے ہیں اور بعض تو اس میں اس قدر شدت اختیار کر لیتے ہیں کہ وہ چھوٹے بچوں سے بھی روزے رکھواتے ہیں۔ ...... بے شک روزہ کا ادب و احترام اُن کے دلوں میں پیدا کرنا ضروری ہے اور انہیں بتانا چاہئیے کہ اگر وہ سارا دن روزہ نہیں رکھ سکتے تو وہ روزہ رکھیں ہی نہیں۔ لیکن یہ کہ اگر وہ رکھ لیں تو پھر توڑے نہیں خواہ مرنے لگیں نہایت ظالمانہ فعل ہے اور اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۳۸۵-۸۶)

درخواست دعا

میرے والد محترم پر ۴/۱۰ ۷۱ کو فالج کا حملہ ہوا تھا جس سے اب تک وہ [illegible] متاثر ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے۔ (محمود احمد بھٹی۔ سیالکوٹ شہر)

روحانی مائدہ

یہ سچ ہے کہ انسان صرف روٹی سے زندہ نہیں رہتا بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اُس کی روح کو مناسب غذا ملے۔ روح کی بہترین غذا اُس کے خالق اور مالک نے قرآن مجید کی شکل میں مہیا فرما دی ہے۔ جس کو صحیح رنگ میں استعمال کرنے کے لئے ہمارے زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی آسان تفسیر اپنی ۸۰ کتابوں میں درج فرما دی ہے مگر یہ بھی ضروری ہے کہ یہ روحانی غذا انسان کو موقع و محل کے مناسب ملے۔ تبھی وہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ آپ کی اس ضرورت کو ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ احسن رنگ میں پورا کرتا ہے۔ جیسا کہ ماہنامہ انصار اللہ کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ۱۹۶۲ء کے اجتماع پر فرمایا تھا:-

"یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے والے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں"

پس انصار اللہ کو چاہئیے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اور اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں۔ [illegible] اپنے اور اپنے اہل و عیال اور دوستوں کے لئے اس روحانی مائدہ کا انتظام [illegible] نمونہ کا رسالہ مفت حاصل کریں۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

انسٹی ٹیوٹ آف کامرس

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام گزشتہ برس سے شارٹ ہینڈ اور ٹائپ رائٹنگ کا انسٹی ٹیوٹ کھلا ہوا ہے۔ میٹرک پاس اور کالج میں تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے نائٹ شفٹ کا بھی انتظام موجود ہے داخلہ جاری ہے۔ فیس شارٹ ہینڈ -/۱۰ فیس ٹائپ رائٹنگ -/۵ فیس داخلہ -/۱ (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ)

ضروری گذارش

اخبار الفضل مورخہ ۵ ۱۱/۷۱ میں "واقفین زندگی کی ضرورت" کے عنوان سے ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ اس ضمن میں خاکسار جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اسے بار بار احباب جماعت کو سنائیں بہتر ہو کہ اس اعلان کو گتہ پر چسپاں کر کے مسجد میں آویزاں کر دیں۔ اور اپنی مساعی حسنہ اور ان کے نتائج سے خاکسار کو ضرور اطلاع دیں۔

(ناظر تعلیم)

ولادت

میرے دوسرے بیٹے شیخ جمیل احمد رشید آف واپڈا ۸۲۔ڈی بلاک گلبرگ کو اللہ تعالیٰ نے چوتھا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود شیخ مسعود احمد رشید صاحب مرحوم کا پوتا اور خان صاحب شیخ محمد عبداللہ صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔ نام محمد احمد رشید رکھا گیا ہے۔

میرے چھوٹے بیٹے شیخ حمید احمد رشید منیجر انجنئیرنگ پی آئی اے کراچی کو اللہ تعالیٰ نے تیسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ شیخ محمد مبارک اسماعیل صاحب مرحوم کی نواسی ہے۔ نام منصورہ رشید رکھا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو لمبی صالح زندگی دے اور انہیں والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

بیگم شیخ مسعود احمد رشید
۶۳ ریلوے کالونی۔ دھرمپورہ لاہور

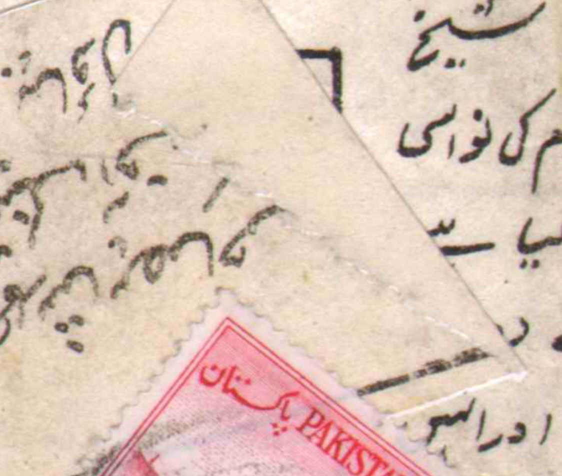

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵